سوال

(599)قبروں کی زیارت کے آداب اور عورتوں کے لئے حکم

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قبرستان جانے کے کیا آداب ہیں؟ اور کیا عورت قبرستان جا سکتی ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عبرت حاصل کرنے اور آخرت کو یاد رکھنے کے لیے قبروں کی زیارت کرنا مشروع ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرتے وقت وہ ایسے کلمات نہ کہے جو اللہ سبحانہ وتعالی کو ناراض کردے، مثلا اللہ تعالی کے علاوہ قبر میں دفن شدہ سے مانگنا اور اسے پکارنا، اور اس سے مدد طلب کرنا، یا اس کا تزکیہ کرنا، اور اسے یقینا جنتی قرار دینا, وغیرہ

قبروں کی زیارت کا مقصد دو چیزیں ہیں:

ا ۔ : زیارت کرنے والا شخص موت اور فوت شدگان کو یاد کرکے فائدہ حاصل کرنا، اور یہ یاد کرتا ہے کہ ان فوت شدگان کا ٹھکانہ یا تو جنت ہے یا جہنم، اور قبروں کی زیارت کا پہلا اور بنیادی مقصد یہی ہے

ب ۔ : زیارت کرنے والے شخص کے سلام اور اس کے احسان اور اس کے لیے دعائے استغفار کی بنا پر میت کو فائدہ ہوتا ہے، اور یہ مسلمان کے ساتھ خاص ہیں، اور وہاں کی جانے والی دعاؤں میں سے کچھ یہ ہیں:

«السلام علیکم أہل الدیار من المؤمنین والمسلمین، وإن شاء اللہ بکم لاحقون، أسأل اللہ لنا ولکم العافیة»

اے اس گھر والے مومنو اور مسلمانو تم پر سلامتی ہو، اور یقینا ہم بھی تم سے ملنے والے ہیں، میں اپنے اور تمہارے لیے عافیت کا طلبگار ہوں"

اور وہاں دعا کرتے وقت ہاتھ اٹھانے بھی جائز ہیں، اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے:

وہ بیان کرتی ہیں کہ:

«خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلة، فأرسلت بریرة فی أثرہ لتنظر أین ذہب، قالت: فسلک نحو بقیع الغرقد، فوقف فی أدنی البقیع ثم رفع یدیہ، ثم انصرف، فرجعت إلی بریرة، فأخبرتنی، فلما أصبحت سألتہ، فقلت، یا رسول اللہ أین خرجت اللیلة؟ قال: (بعثت إلی أہل البقیع

لأصلى عليهم»

"ایک رات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکل گئے تو میں نے بریرہ رضی اللہ تعالی عنہا کو ان کے پیچھے روانہ کیا کہ دیکھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف لے گئے ہیں، وہ کہتی ہیں:

رسول کریم صلی اللہ علیہ قبرستان بقیع الغرقد کی جانب تشریف لے گئے اور بقیع میں کھڑے ہو کر ہاتھ اٹھائے، اور پھر بریرہ میرے پاس واپس پلٹ آئی اور مجھے بتایا، جب صبح ہوئی تو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات آپ کہاں نکل گئے تھے؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھے اہل بقیع کے لیے دعا کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا"

لیکن وہ دعا کرتے وقت قبروں کی طرف رخ نہ کرے بلکہ دعا کے وقت قبلہ رخ ہو کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی جانب رخ کر کے نماز ادا کرنے سے منع فرمایا ہے، اور دعا نماز کا مغز اور گودا ہے، جیسا کہ معروف ہے، لھذا اس کا حکم بھی وہی ہوگا، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

«الدعاء ہو العبادة)، ثم قرأ: (وقال ربکم ادعونی أستجب لکم»

"دعا ہی عبادت ہے" اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اور تمہارے رب کا فرمان ہے تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کرونگا .

اور نہ ہی وہ مسلمانوں کی قبروں کے درمیان جوتوں سمیت چلے

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«لأن أمشی علی جمرة أو سیف، أو أخصف نعلی برجلی، أحب إلی من أن أمشی علی قبر مسلم، وما أبالی أوسط القبور قضیت حاجتی أو وسط السوق» رواہ ابن ماجہ (1567).

"مجھے انگارے یا تلوار پر چلنا، یا اپنا جوتا اپنی ٹانگوں کے ساتھ باندھ لینا مسلمان کی قبر پر چلنے سے زیادہ محبوب ہے، اور مجھے یہ پرواہ نہیں کہ میں اپنی حاجت قبروں کے درمیان پوری کروں یا بازار کے درمیان"

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ وہ ہمارے اور مسلمانوں کے فوت شدگان کو عافیت سے نوازے اور ان پر رحمتیں نازل کرے

من مختصر أحکام الجنائز للألبانی بتصرف]

عورتوں کے لئے قبرستان جانا حرام اور ممنوع ہے، نبی کریم نے فرمایا:

«لعن اللہ زوارات القبور صححہ الألبانی»

قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر اللہ لعنت فرمائے۔

مذکورہ حدیث کی بنا پر صحیح تو یہی ہے کہ عورتوں کےلیے قبروں کی زیارت کرنا جائز نہیں، ، لھذا عورتوں پر واجب ہے کہ وہ قبروں کی زیارت کرنا چھوڑدیں، اور جس عورت نے جہالت اور لاعلمی میں قبر کی زیارت کی لی تو اس پر کوئی حرج نہیں، اب اسے چاہیے کہ وہ آئندہ ایسا نہ کرے، اور اگر اس نے ایسا کیا تو اسے توبہ و استغفار کرنا ہوگی، اور توبہ پہلے گناہ ختم کردیتی ہے

لھذا قبروں کی زیارت مردوں کے ساتھ خاص ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«كنت نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فإنها تذكر بالآخرة رواه مسلم»

میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب تم ان کی زیارت کیا کرو، کیونکہ یہ تمہیں آخرت یاد دلاتی ہے"

شروع اسلام میں مردوں اور عورتوں دونوں کےلیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع تھی، کیونکہ مسلمان ابھی نئے نئے مسلمان ہوئے تھے اور وہ جاہلیت میں فوت شدگان کی عبادت کیا کرتے تھے، اور ان کے ساتھ متعلق تھے تو شر کے سد ذریعہ اور شرکیہ مادہ کو ختم کرنے کےلیے قبروں کی زیارت کرنا ممنوع قرار دے دیا گیا، اور جب اسلام نے استقرار حاصل کرلیا اور مسلمانوں نے شریعت اسلامیہ کو سمجھ لیا تو اللہ تعالی نے ان کےلیے قبروں کی زیارت مشروع کردی، کیونکہ زیارت کرنے میں عبرت و نصیحت اور موت اور آخرت کی یاد آتی ہے، اور فوت شدگان کےلیے دعائے استغفار اور ان کےلیے رحم کی دعا کی جاتی ہے

پھر اللہ سبحانہ وتعالی نے عورتوں کو زیارت کرنے سے منع کردیا، علماء کرام کا صحیح قول یہی ہے، کیونکہ مرد فتنے میں پڑجاتے ہیں، اور ہوسکتا ہے وہ خود بھی فتنے میں پڑجائیں، اور اس لیے انہیں زیارت سے منع کیا گیا ہے کہ ان میں صبر و تحمل بہت کم ہوتا ہے، اور وہ بہت زیادہ جزع فزع کرتی ہیں، تو اللہ تعالی نے ان پر رحمت اور احسان کرتے ہوئے ان پر قبروں کی زیارت حرام کردی

اور پھر اس میں مردوں کےلیے بھی احسان ہے، کیونکہ قبر کے پاس سب کا جمع ہونے سے ہوسکتا ہے فتنہ کا باعث بنے، تو یہ اللہ تعالی کی رحمت ہے کہ انہیں قبروں کی زیارت سے منع کردیا گیا

لیکن نماز جنازہ ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں، لھذا عورتیں نماز جنازہ ادا کرسکتی ہیں، صرف انہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا گیا، لھذا ممانعت پر دلالت کرنے والی احادیث کی بنا پر علماء کرام کے صحیح قول کے مطابق عورت کےلیے قبر کی زیارت کرنا جائز نہیں، اور اس پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ وہ صرف توبہ کرے

مجموع فتاوی ومقالات متنوعۃ فضیلۃ الشیخ عبد العزیز بن عبد اللہ بن باز رحمہ اللہ (28/9)

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

كتاب الصلاة جلد 1